مدحت کے پھول

عمر کا سفینہ اب آ لگا کنارے سے

رات کٹ گئی حامد دن نکلنے والا ہے

زیر مطالعہ کتاب "مدحت کے پھول" حامد امروہوی کی لکھی ہوئی حمد و نعت اور منقبت کا عظیم مجموعہ ہے۔ یہ کتاب جناب حامد امروہوی صاحب کی کوششوں کا پہلا ثمرہ ہے۔ یہ کتاب 215 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کی پہلی اشاعت 1415ھ مطابق 1995ء اور دوسری اشاعت 1421ھ مطابق 2001ء میں اسلامک بک فاؤنڈیشن، نئی دہلی سے شائع ہوا ہے۔ یقیناً محسن کائنات رسول اعظم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت کہنا ایک اہم اور پاکیزہ مسئلہ ہے، نیز شاعر رسول صحابیٔ رسول حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی سنت بھی ہے۔ روایتوں میں آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسان بن ثابت کے لیے ممبر لگواتے اور فرماتے کہ اے حسان! نعت سناؤ۔

جناب حامد امروہوی صاحب کی شاعری کو دیکھتے ہوئے یہ بات میں یقین کے ساتھ کہ سکتا ہوں کہ آپ کا دل حب رسول سے پُر اور آپ کے قلب کا ایک ایک ذرہ عشق مصطفی سے چراغاں تھا۔ آپ کی پیدائش یوپی کے ضلع امروہہ میں جناب حافظ عبد الرؤف کے گھر 20 جنوری 1936 میں ہوئی۔ آپ اپنے وقت کے ایک عظیم شاعر تھے۔ آپ کی شاعری کی بنیاد محسن انسانیت روح کائنات محبوبِ رب العالمین یعنی حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت و محبت پر ہے۔ "مدحت کے پھول" میں اسی محبت کے جلوے جگہ جگہ نظر آتے ہیں۔ حمد باری تعالیٰ اور نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کس قدر آپ کو محبت تھی اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس کتاب میں تقریباً 80 حمدیہ و نعتیہ کلام اور

منقبتیں موجود ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ یہ سب برکت ہے اس محفل کی جس کا آغاز میرے والد مرحوم حافظ عبدالرؤف نے 1923ء میں کیا تھا کہ ہر جمعہ کو بعد نماز جمعہ سے نماز عصر تک محفل نعت منعقد ہو گی۔ یہ سلسلہ نہ صرف آپ کی زندگی تک محدود رہا بلکہ آج بھی اس بات پر عمل کیا جا رہا ہے۔

اس کتاب میں حمد و نعت اور منقبت کے ساتھ ساتھ اپنے وقت کی عظیم شخصیات (پروفیسر نثار احمد فاروقی، فخر غزل جناب شمیم جے پوری، جناب خواجہ ریاض الدین عطش، ڈاکٹر محمد نفیس حسن اور ڈاکٹر تابش مہدی) کے حامد امروہوی صاحب کے متعلق خیالات کا اظہار بھی مندرج ہیں۔

اس کتاب میں موجود حمد و نعت اور منقبت کے چند اشعار ملاحظہ ہو:

حمدیہ اشعار:

اللہ اللہ اللہ ہو

لا الہ الا ہو

تیری قدرت کے نظارے، تیرے ہی جلوے ہر سو

تو ہی ظاہر تو ہی باطن، اول آخر تو ہی تو

اللہ اللہ اللہ ہو

لا الہ الا ہو

قمری کو چاہت ہے تیری، بلبل کو الفت ہے تیری

غنچوں میں رنگت ہے تیری، پھولوں میں تیری خوشبو

اللہ اللہ اللہ ہو

لا الہ الا ہو

دم تیری الفت کا بھرے ہے تجھ سے جیئے ہی تجھ پہ مرے ہے

حامد تری حمد کرے ہے یہ بندہ ہے مولا تو

اللہ اللہ اللہ ہو

لاالہ الا ہو

آپ کے نعتیہ کلام میں سے ایک نعت کے چند اشعار ملاحظہ ہو:

جس کے روئے روشن کا ہر طرف اجالا ہے

کون ہے حسیں ایسا، میرا کملی والا ہے

نور حق جو چمکا ہے چوٹیوں سے فاراں کی

کل بھی روشنی ہو گی، آج بھی اجالا ہے

یہ نہیں فقط کاغذ، جس پہ نعت لکھی ہے

روز حشر بخشش کے واسطے قبالا ہے

مجھ کو اپنے آقا پر ناز کیوں نہ ہو حامد

آن کا انوکھا ہے، شان کا نرالا ہے

موصوف نے اس کتاب میں خلفائے راشدین، اہل بیت اطہار، سیدہ فاطمہ زہرا، سیدہ زینب، سیدنا امام حسین، امام زین العابدین، سیدنا امام مہدی حضور غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی اور سید قربان حسن شاہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی شان میں منقبتیں بھی مرقوم ہے۔

اللہ رب العزت آپ کے درجات کو بلند فرمائے اور آپ کی عقیدت و محبت کو قبول فرمائے۔